45545 ـ روزہ ركھ كر ايسے ملك چلا گيا جو ان سے ايك روزہ پيچھے تھے، تو كيا وہ اكتيس يوم روزہ ركھے گا؟

سوال

جب ميں نے ايك ملك ميں روزہ ركھا اور پھر رمضان ميں ہى كسى ايسے ملك سفر كيا جو رمضان شروع ہونے ميں ايك دن ليٹ تھا، تو مہينہ كے آخر ميں جب اس ملك كے باشندے تيس روزے پورے كرينگے تو كيا ميں ان كے ساتھ ہى روزہ ركھوں گا، تو اس طرح ميرے اكتيس روزے ہو جائينگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب انسان اس ملك جہاں اس نے رمضان المبارك كى ابتدا كى تھى سفر كر كے دوسرے ملك چلا جائے جہاں رمضان ايك دن ليٹ شروع ہوا ہو تو وہ اس وقت تك عيد نہيں كرے گا جب تك اس ملك كے باشندے عيد نہيں كرتے.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے مندرجہ ذيل سوال دريافت كيا گيا:

ميں مشرقى ايشيا كا باشندہ ہوں، ہمارے ہاں اسلامى مہينہ سعودى عرب سے ايك دن بعد ميں شروع ہوتا ہے، اور ميں انشاء اللہ رمضان المبارك ميں اپنے ملك سفر كرونگا، جب كہ رمضان المبارك كے روزے ميں سعودى عرب ميں ہى شروع كر چكا ہونگا، اور مہينہ كے آخر ميں ميرے اكتيس روزے ہو جائيگے، تو ہمارے روزں كا حكم كيا ہے، اور ہم كتنے روزے ركھيں ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" جب تم نے سعودى عرب يا كسى اور ملك ميں روزے شروع كيے ہوں اور ماہ رمضان المبارك كے باقى روزے اپنے ملك ميں ركھيں تو آپ ان كے ساتھ ہى عيد الفطر منائيں گے، چاہے تيس روزوں سے زيادہ ہى كيوں نہ ہو جائيں، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ كا فرمان ہے:

" روزہ اسى دن ہے جس دن تم روزہ ركھو، اور عيد الفطر اسى دن ہے جس دن تم عيد الفطر مناؤ "

ليكن اگر تم نے مہینہ كے انتيس يوم مكمل نہ كيے ہوں تو آپ كو يہ پورے كرنا ہونگے، كيونكہ مہينہ انتيس يوم سے كم نہيں ہوتا" انتہى

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن باز (15 / 155).

اور شيخ محمد صالح العثيمين رحمہ اللہ تعالى سے دريافت كيا گيا:

ايسے شخص كا حكم كيا ہے جس نے اسلامى ملك ميں رمضان كى ابتدا كى اور پھر ايسے ملك چلا گيا جہاں كے باشندوں نے پہلے ملك سے ايك يوم بعد روزہ ركھا تھا، تو اس طرح اس پر ان كے روزں كى متابعت كرنا لازم ہوا جس كى بنا پر اس نے تيس سے زيادہ روزے ركھے، يا پھر اس كے برعكس ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى عنہ كا جواب تھا:

جب انسان ايك اسلامى ملك سے دوسرے اسلامى ملك منتقل ہو اور جس ملك گيا ہے اس كے باشندوں نے اس سے ايك روز بعد روزہ ركھا ہو تو وہ ان كے ساتھ ہى روزے ركھتا رہے گا حتى كہ وہ عيد الفطر منائيں؛ كيونكہ روزہ اسى دن ہوتا ہے جس دن لوگ روزہ ركھيں، اور عيد الفطر اسى دن ہے جس دن لوگ عيد الفطر منائيں، اور عيد الاضحى اس دن ہے جس دن لوگ عيد الاضحى منائيں، يہى ہے چاہے اس پر ايك دن زيادہ بھى ہو جائے، يا اس سے بھى زيادہ يہ اسى طرح ہے جيسا كہ اگر وہ كسى ايسے ملك جائے جہاں سورج دير سے غروب ہوتا ہو، تو وہ سورج غروب ہونے تك روزہ كى حالت ميں رہے گا اگرچہ عام دن سے اس پر دو يا تين گھنٹہ يا اس سے زيادہ بھى ہو جائيں، اور اس ليے بھى كہ جب وہ دوسرے ملك منتقل ہوا تو اس نے اس ملك ميں چاند نہيں ديكھا اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حكم ديا ہے كہ ہم چاند ديكھے بغير روزہ نہ ركھيں، اور نہ چاند ديكھے بغير عيد الفطر منائيں:

فرمان نبوى صلى اللہ عليہ وسلم ہے:

" چاند ديكھ كر روزہ ركھو، اور چاند ديكھ كر ہى عيد الفطر مناؤ "

اور رہا مسئلہ اس كے برعكس: وہ اس طرح كہ اگر كوئى شخص ايسے ملك سے جہاں چاند ايك بعد ميں نظر آتا ہو، ايسے ملك منتقل ہو جہاں اس ملك سے پہلے چاند نظر آ چكا ہو، تو وہ عيد الفطر ان كے ساتھ ہى منائے گا اور رمضان كے جو روزے اس كے رہ گئے ہيں ان كى بعد ميں قضاء كرے گا، اگر اس كا ايك روزہ رہتا ہے تو ايك روزہ قضاء ميں ركھے گا، اور اگر دو روزے رہتے ہوں تو دو روزوں كى قضاء كرے گا، اگر اس نے اٹھائيس روزوں كے بعد

عید الفطر منائی ہو اور دونوں ملکوں میں رمضان المبارك تیس دن کا ہوا ہو تو وہ دو روزے قضاء میں رکھے گا، اور اگر دونوں یا کسی ایك ملك میں رمضان المبارك انتیس دن کا ہوا ہو تو ایك روزہ قضاء میں رکھے گا.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (24).

اور یہ سوال بھی دریافت کیا گیا:

کوئی قائل یہ بھی کہہ سکتا ہے:

پہلی حالت میں آپ نے تیس ایام سے زیادہ روزے رکھنے کا کیوں کہا اور دوسری حالت میں قضاء کرنے کا کیوں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

دوسری حالت میں قضاء کرے گا کیونکہ مہینے کا انتیس دن سے کم ہونا ممکن نہیں، اور تیس سے زیادہ اس لیے کرے گا کیونکہ چاند نظر نہیں آیا پہلی حالت میں ہم نے اسے یہ کہا تھا کہ:

عید الفطر منا لو چاہے انتیس یوم پورے نہ بھی ہوئے ہوں؛ کیونکہ چاند نظر آگیا ہے، اورجب چاند نظر آ جائے تو عید الفطر منانا ضروری ہے، یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم شوال کے ایك دن کا روزہ بھی رکھ لیں، اورجب آپ نے انتیس یوم سے کم روزے رکھے تو آپ کے لیے انتیس یوم پورے کرنا لازم تھا، دوسری حالت کے برخلاف اس لیے کہ آپ ابھی تك رمضان کے مہینہ میں ہیں جب آپ اس ملك میں منتقل ہوئے اور وہاں چاند نظر نہیں آیا تو آپ رمضان کے مہینہ میں ہی ہیں تو آپ روزہ کیسے چھوڑ سکتے ہیں ؟

لہذا آپ کو روزہ کی حالت میں ہی باقی رہنا ہو گا، اور جب آپ پر مہینہ کے دن زیادہ ہو جائيں تو وہ دن میں گھنٹے زیادہ ہونے کی طرح ہی ہے.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (38101) کا جواب ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم .